گُستاخِ صحابہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمده و نصلى على رسوله الكريم اما بعد!

ہمارے دور میں شیعہ مذہب بڑھتا جارہاہے اُسکی اول وجہ تو جہالت ہے دوسری بے غیرتی ورنہ خدا تعالیٰ سمجھ دے تو اتنا کافی ہے کہ وہ صحابہ جنہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھا جیسا کہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے لکھا کہ:

أن كل مسلم رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو من الصحابة۔[1]

امام ابن حجر عسقلانی: فرماتے ہیں کہ بعض کے نزدیک صحبت میں رؤیت کے ساتھ تمیز بھی شرط ہے۔ بعض محققین کے نزدیک صرف حصول الرویۃ کافی ہے اسی لیے حضرت محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ بالاتفاق آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے قرآن مجید میں ان حضرات کی تعریف اور مدح فرمائی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نوازے اسے اگر کوئی ضد سے نہ مانے تو اس کی اپنی بد قسمتی ہے۔

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا تو پھر جنہو نے مان لیا تو وہ خود بہت بڑے مراتب پاگئے ایسے ہی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کے لیئے چنا اور اُنہوں نے اُس کے محبوب علیہ السلام کی صحبت پائی تو بلند مراتب سے نوازے گئے چناچہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

---

[1] التقييد والإيضاح شرح مقدمة ابن الصلاح الناشر: محمد عبد المحسن الكتبي صاحب المكتبة السلفية بالمدينة المنورة ج ۱ ص ۲۹۱

ان اللہ اختارلی صحابی۔[2]

ترجمہ: اللہ جل شانہ نے میرے معیت کے لیئے (امت میں سے) میرے اصحاب کو انتخاب فرمایاہے۔

اس حدیث کی تائید حضرت امام سفیان کی ایک تفسیری روایت سے بھی ہوتی ہے۔ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ھم اصحاب صلی اللہ علیہ و سلم الذین الصطفیٰ سے اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم مراد ہیں۔[3]

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب ہونے میں کافی حدیثیں موجود ہیں یہاں ان کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ علیم مطلق کا انتخاب اس کے علم اتم ہونے ت کی وجہ سے انجام کے لحاظ سے ہوتا ہے ورنہ اُس کے علم میں نقص آیئگا۔ یہی وجہ ہے کہ اس انتخاب میں اول نمبر تو عقیدت ومحبت میں بھی نمبر اول ان کے بعد حضرت عزر ضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسی لیئے اسلاف کے متعلق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اپنی اولاد کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کی تعلیم دکا کرتے تھے جیسے کہ انہیں قرآن مجید کی سورتیں یاد کرایا کرتے تھے۔[4]

تنبیہ:

لوگ اس صحبت کو ایک معمولیل اور غیر اہم سمجھتے ہیں حالانکہ اسے اللہ تعالیٰ نے وہ شان بخشی ہے کہ اصحاب کہف کی صحبت میں ایک کتا بیٹھا تو کل قیامت میں انہیں اولیاء کے ساتھ بہشت میں

---

[2] رواہ ابن بطہ والصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۸۸ ورواہ البزاز عن جابر بسند رجالہ موثقون (الحجج الکرامۃ ص ۱۴۵)

[3] الحجج الکرامۃ ص ۱۷۵

[4] نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۲۹۳

جائیگا۔ کیا ہمارے نبی علیہ السلام کی صحبت کی یہی قدر و منزلت ہے کہ آپ کے صحبت یافتگان کو بجائے اونچا مرتبہ دینے کے اُنہیں گالی دی جائیں حالانکہ وہ صرف اسرائیلی ولی اور کم درجہ والے ہیں اور یہاں آقا کے سسر، داماد اور قریبی رشتہ داور وغیرہ۔ لیکن یادرہے کہ صحابیت ملاقات اور حیات نبوی کے ساتھ مقید ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی: فرماتے ہیں جن مسلمانوں نے آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی زندگی میں شامل ہوکر دیدار نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے مشرف ہوئے وہ بھی صحابیت میں شامل نہیں۔

غرض اس تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ دور نبوۃ میں اسلام اور ایمان کی تکمیل کے لیے ملاقات نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم شرط نہیں لیکن شرف صحابیت کے لیئے ملاقات کا ہونا ضروری شرط ہے۔ حضرت سید التابعین اَویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دور نبوت پانے کے باوجود شرف ملاقات حاصل نہ کرسکے۔ ان کے اسلام اور ایمان میں کوئی فرق نہ آیا۔ لیکن اُن سے حضرت وحشی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرف صحبت کی وجہ سے بالاتفاق افضل ہیں اسی لیئے محققین نے فیصلہ کیا ہے۔

أَن فَضِيلَة صحبته صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ورؤيته لَا ـ [5]

ترجمہ: آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا شرف صحبت اور دیدار مقام صحابہ میں یہ ایک ایسا عمل ہے کہ کسی کا کوئی عمل اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

شرف صحابہ رضی اللہ تعالی عنہما:

[5] الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة ج ٢ ص ٦١٣

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما امت سے کیوں افضل ہیں؟ اِس لیئے کہ ان کے ایمان واعمال کی سند میں اللہ تعالیٰ تک ایک واسطہ ہے۔وہ واسطہ آن حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات بابرکات ہے یہ ایسا بے نظیر واسطہ ہے کہ سوائے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باقی مسلمانوں کی سند ایمان میں نہیں پایا جاتا۔ آیت کریمہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ(وہ رسول کے ساتھ ہیں)میں ایمان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند کا بیان ہے اس میں یہ کیوں نہیں فرمایا گیاھُوَ مَعَھُمْ(رسول اُن کے ساتھ ہے)کیوں کہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تو اپنے بلند مقام ہونے کی وجہ سے ہر ایک کی معیت کا حامل ہو سکتا ہے کمال تو اس میں ہے جو رسول کی معیت کا حامل ہو سکے۔رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی معیت ہر امتی برداشت نہیں کر سکتا اور انہی حضرات کی خوش بختی تھی اِسی لیئے اُن کے مناقب وفضائل میں بنی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

عن أبي سعيد الخدري قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لا تسبوا أصحابي فو الذي نفسي بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرک مد أحدهم و لا نصيفه۔[6]

ترجمہ: میرے صحابہ کو گالی مت دو اَس لیئے کہ اگر تمہارا ایک احد پہاڑ برابر سونا خرچ ہو تب بھی ان کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

ف: ہماری عبادات کا توازن بتایا جارہا ہے۔کہ تم لاکھ عابد وزاہد اور متقی وپرہیز گار بن جاؤ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔فلہٰذا اُن کی طعن وتشنیع سے دور رہنا بہتر ہے ۔

[6] الجامع الصحيح سنن الترمذي الناشر : دار إحياء التراث العربي – بيروت ج ۵ ص ۶۹۵

عن عبد الله بن مغفل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في أصحابي الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله فيوشک أن يأخذه۔ [7]

ترجمہ: خبر دار میرے صحابہ کو نشانہ مت بناؤ جو ان سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ جو انہیں ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے۔ جو مجھے ایذا دیتا ہے وہ اللہ کو ایذا دیتا ہے اور ایسے کو اللہ جلد پکڑ لیگا۔

ف: صحابہ کرام کو گالی دینا شیعہ مذہب میں واجب اور ضروری ہے اور یہ ان کو ذاکر جاہل اکساتے ہیں ورنہ شیعہ مذہب کے مہذب علماء تو صحابہ کرام کے ادب کو لازم اور ضروری سمجھتے ہیں۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مرفوعاً أكرِموا أصحابي؛ فإنَّهم خِيارُكم۔ [8]

ترجمہ: میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عزت کرو کیونکہ وہ میرے پسندیدہ ترین لوگ ہیں۔

وعنه مرفوعاً سألتُ ربى عن اختلاف اصحابى من بعدى؟ فأوحى اليَّ يا مُحَمَّدُ! إن أصحابَک عندي بمنزلةِ النجومِ في السماءِ، بعضُها أقوى من بعضٍ، ولكلٍّ نورٌ، فمن أخذ بشيءٍ مما هم عليه من اختلافِهم؛ فهو عندي على هُدًى، قال: وأصحابي كالنجومِ؛ فبأيِّهِمُ اقتَدَيْتم اهتَدَيْتم۔ [9]

---

[7] الجامع الصحيح سنن الترمذي الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت ج٥ ص ٦٩٢

[8] الراوي: عمر بن الخطاب • ابن حجر العسقلاني، الأمالي المطلقة ٦٣ صحيح • أخرجه الترمذي ٢١٦٥ باختلاف يسير، وابن ماجه ٢٣٦٣ مختصرًا، والنسائي في الكبرى ٥/٣٨٧، ٣٨٨ باختلاف يسير.

[9] الراوي: عمر بن الخطاب • الألباني، هداية الرواة ٥٩٦٤ • (باطل و إسناده واهٍ جدا • أخرجه ابن عدي في ((الكامل في الضعفاء)) (٣/٢٠٠)، وابن بطة في ((الإبانة الكبرى)) (٧٠٠)، والخطيب في ((الفقيه والمتفقه)) (١/٤٤٣)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا میرے بعد کیا ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان میں جھگڑے ہوں گے لیکن ان کا جھگڑا امت کے لئے مضر نہیں کیونکہ وہ میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں جیسے ستارے ایک دوسرے سے قوی ہیں ایسے ان میں۔ لیکن جیسے ان سے ہر ایک ہدایت پاتا ہے ان سے بھی ہدایت پائیں گے۔ ان کا اختلاف میرے نزدیک رحمت بلکہ ہدایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں جس کی اقتداء کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔

ف: شیعوں نے خواہ مخواہ شرارت اٹھائی ہے کہ بی بی عائشہ اور امیر معاویہ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے کیوں لڑے جھگڑے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعاً خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم (وفي رواية البخاري في فضائل الصحابة:)۔[10]

ترجمہ: میری امت کے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے قریب ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خير الناس قرني۔[11]

ترجمہ: تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے قریب ہیں۔

عن جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: لا تمس النار مسلمًا رآني، أو رأى من رآني۔[12]

---

[10] شرح سنن الترمذي ج ٦ ا ص ٢٠٨۔

[11] الجامع الصحيح سنن الترمذي ج ٥ ص ٤٤٠۔

[12] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة 1484، وبنحوه أخرجه الترمذي في سننه وحسنه 3858، وقال: هذا حديث حسن غريب لا نعرِفه إلا من حديث موسى بن إبراهيم الأنصاري» وروى علي بن المديني، وغير واحد من أهل الحديث عن موسى هذا الحديث، وصححه السيوطي في الجامع الصغير 9848، وحسنه الألباني في تخريج مشكاة المصابيح 5958، وضعفه في

ترجمہ: آگ نہ لگے گی ان لوگوں کو جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والوں کو دیکھا۔

عن أنس بن مالک رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم) :طُوبَى لمن رآني وآمنَ بي، ومن رأَى من رآني، ومن رأَى من رأَى من رآني۔[13]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خوشی ہے اسے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور میرے دیکھنے والوں کو دیکھا اور میرے دیکھنے والوں کے دیکھے ہوؤں کو دیکھا۔

عن عبدالله بن بسر مرفوعا، طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى لمن رأى من رآني ولمن رأى من رأى من رآني وآمن بي طوبى لهم وحسن مآب۔[14]

ضعيف الترمذي، وحسَّنه الوادعي في الفتاوى الحديثية 230/2، والحديث فيه كلام، وإني أراه حسنًا لغيره، لما له من شواهد تشهد له بالمعنى؛ منها الحديث السابق، وكل أحاديث الباب۔

[13] حسن لغيره بهذا السند، ففي السند يغنم بن سالم ضعَّفوه، ولكن جاء من طريق آخر يقويه وهو طريق عبدالله بن بسر، صححه الألباني في صحيح الجامع 3625، وقال في السلسلة الصحيحة: حسن بمجموع طرقه 1254، وأخرجه ابن أبي عاصم في ((السنة)) (1486)، والفسوي في ((المعرفة والتاريخ)) (351/2)، والحاكم (6994)، واللفظ له، وفي سير أعلام النبلاء 432/20، وحسنه الأرناؤوط وقال: له طريق آخر يتقوى به الحديث، وحديث الباب أخرجه الطبراني في ((المعجم الأوسط)) (6106)، (110/3)، والدارقطني في ((المؤتلف والمختلف)) (624/2) باختلاف يسير، والذهبي في ميزان الاعتدال 459/4، والهيتمي في مجمع الزوائد 10/23، فكلا الحديثين يقويان بعضهما۔

[14] حسن لغيره بهذا السند، ففي السند يغنم بن سالم ضعَّفوه، ولكن جاء من طريق آخر يقويه وهو طريق عبدالله بن بسر، صححه الألباني في صحيح الجامع 3625، وقال في السلسلة الصحيحة: حسن بمجموع طرقه 1254، وأخرجه ابن أبي عاصم في ((السنة)) (1486)، والفسوي في ((المعرفة والتاريخ)) (351/2)، والحاكم (6994)، واللفظ له، وفي سير أعلام النبلاء 432/20، وحسنه الأرناؤوط وقال: له طريق آخر يتقوى به الحديث، وحديث الباب أخرجه الطبراني في ((المعجم الأوسط)) (6106)، (110/3)، والدارقطني في ((المؤتلف والمختلف)) (624/2) باختلاف يسير، والذهبي في ميزان الاعتدال 459/4، والهيتمي في مجمع الزوائد 10/23، فكلا الحديثين يقويان بعضهما۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خوشی ہے اسے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور خوشی ہے اسے جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا اور خوشی ہے اسے جس نے میرے دیکھنے والوں کے دیکھے ہوؤں کو دیکھا اور ان کے لئے انجام نیک ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ» قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نصلح؟ رَوَاهُ فِي «شرح السّنة»[15]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں میرے صحابہ کی مثال اس طرح ہے جس طرح کھانے میں نمک، اور کھانا نمک کے ساتھ ہی بہتر (لذیذ) بنتا ہے۔“ اسنادہ ضعیف، رواہ فی شرح السنہ۔ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارا نمک تو جاچکا تو ہم کس طرح سنور سکتے ہیں؟

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ «لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ» فِي بَاب «حفظ اللِّسَان»[16]

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا: ”میرا کوئی صحابی جس سرزمین پر فوت ہو گا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کا قائد اور نور بن کر اٹھایا جائے گا۔“ امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

---

[15] رواہ البغوی فی شرح السنة (۱۴/ ۷۲-۷۳ ح ۳۸۶۳) *فیہ اسماعیل بن مسلم المکی وھو ضعیف وفی السند علة أخری
۔

[16] رواہ الترمذی (۳۸۶۵) *فیہ عثمان بن ناجیة: مستور۔ 0 حدیث ابن مسعود تقدم (۴۸۵۲)۔

فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ((لا یبلغنی احد)) مروی حدیث باب حفظ اللسان میں ذکر کی گئی ہے۔ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ، عَنْ حُسَيْنٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ "۔[17]

ترجمہ: سعید بن ابی بردہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انھوں نے اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی، کہا: ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہو گا۔ پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہیں بیٹھے رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا یا ٹھیک کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا کہ ستارے

---

17 صحیح مسلم رقم الحدیث ٦٤٦٦۔

آسمان کے بچاؤ ہیں، جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا)۔ اور میں اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بچاؤ ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں)۔ اور میرے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میری امت کے بچاؤ ہیں۔ جب اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی اختلاف و انتشار وغیرہ)۔

ف: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ان گنت فضائل ہیں عقل والے کیلئے اتنا کافی ہے بے عقل کو دفتر بے کار۔

چونکہ شیعہ مذہب کے جاہل ذاکر زیادہ تر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے خصوصاً اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے عموماً ہر مجلس و محفل میں گالی کا بازار گرم رکھتے ہیں اس لئے ان کے لئے چند حدیثیں اور اقوال نقل کرتا ہوں۔

فضیلتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَابَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔[18]

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا: "وقت اور مال صرف

---

18 متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۹۰۴ والروایۃ الثانیۃ: ۳۶۵۴) ومسلم (۲/۲۳۸۲)۔6170

کرنے کے لحاظ سے ابو بکر کا مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے۔" اور صحیح بخاری میں لفظ "ابا بکر" ہے ۔" اور اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں لازماً ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اخوتِ اسلامی اور اس کی مودت و محبت کافی ہے، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں البتہ ابو بکر کا دروازہ رہنے دو۔" ایک دوسری روایت میں ہے: "اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو دوست بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا۔" متفق علیہ۔

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله افترض عليكم حب أبي بكر وعمر وعثمان وعلي كما افترض الصلاة والزكاة والصوم والحج فمن أنكر فضلهم فلا تقبل منه الصلاة ولا الزكاة ولا الصوم ولا الحج أخرجه الملاء في سيرته۔

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری امت ! تم پر ابو بکر و عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت فرض کی گئی ہے جو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت سے انکار کرے گا اس کی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج قبول نہ کیا جائے گا۔

اس حدیث کو علامہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ریاض النضرۃ میں نقل کیا ہے۔

ف: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ خلفاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت کے بغیر جب فرضی عبادتیں مقبول نہیں ہوتیں تو اس کا ایمان کیسے مقبول ہو گا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت واجب ہے۔

حُبُّ أبِي بكرٍ وشُكرُه واجبٌ على أمَّتي۔[19]

---

19 الراوي:سهل بن سعد الساعدي•الخطيب البغدادي،تاريخ بغداد)٧١/٣•(تفرد به عمر بن إبراهيم وهو ذاهب الحديث•أخرجه أبو نعيم في ((فضائل الخلفاء الراشدين)) (٨٥)، والخطيب في ((تاريخ بغداد)) (٤٥١/٥)، والديلمي في ((الفردوس)) (٢٧٢٤)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت اوران کاشکر میری امت پر واجب ہے۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاًحُبُّ أبِي بكرٍ واجبٌعلى أمّتي ، اخرج الحافظ السلفی۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میری امت پر واجب ہے۔

اور یہ بھی بوجہ افضلیت کے ہے ورنہ ہمارے نزدیک جملہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین معظم ومکرم ہیں۔ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ توحضرت ہارون علیہ السلام کی مثیل ہے۔

ہم جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بال برابر تنقیص وتحقیر نہیں سہتے۔ اس لئے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو "اصحابی کالنجوم" (میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ستاروں کی مانند ہیں۔) نجوم کی تشبیہہ دی گئی ہے۔ گویا یہ آسمانِ نبوت کے ستارے ہیں۔ اس کی پوری تشریح تو بیان نہیں ہو سکتی کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ستاروں سے کیوں تشبیہہ دی؟ ہاں صرف ایک دو باتوں کی طرف اشارہ کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل سورۃ نجم کے شروع میں فرماتا ہے۔

مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰی۔ (النجم2)

تمہارے ساتھ رہنے والا رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نہ راہِ حق سے بھٹکا ہے اور نہ وہ پھسلا ہے۔

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس عظیم مقام کے لئے (هَوَى النجم) کو بطور شاہد اور قسم کے لئے کیوں لایا گیا ہے۔ اس لئے کہ جب ستارہ نظامِ فلکی کے تحت اپنی مقرر شدہ رفتار اور راستے پر چلنے میں بال برابر بھی نہیں چوکتا۔ حالانکہ ہمارے نزدیک مراتب کے لحاظ سے یہ فلکی نظام روحانی نظام کے مقابلہ میں کچھ حقیقت بھی نہیں رکھتا تو ہمارے عالمِ روحانی کے شمسِ نبوت کی حرکات وسکنات میں ضلالت وغوایت کے لئے دخیل ہو سکتی ہے۔ گویا ستاروں کا نظام شمسِ نبوت کے نظام پر شاہد ہے اور شاہد میں عدل لازمی ہے اسی واسطے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نجوم (ستاروں) کے ساتھ تشبیہہ دی گئی کہ یہ بھی آفتابِ نبوت کے شاہد ہیں جس طرح ستارہ نظامِ فلکی کے تحت اپنی حرکات میں قانون کا پابند ہے اسی طرح فلکِ نبوت کے ستارے بھی نبوی قانون کے پابند ہیں۔ حضرت مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ اس تشبیہہ کو ایک دوسرے رنگ میں فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر کہ اصحابی کالنجوم
راہرواں شمع واعداء را رجوم

فضائل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ وسیع تر ہے ہم یہاںپر اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور صرف اہل سنت سے گذارش کرتے ہیں کہ ہم اہل سنت کا عقیدہ یہی ہے کہ افضل بعد الانبیاء حضرت ابو بکر ان کے بعد حضرت عمران کے بعد حضرت عثمان اور اُن کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اگر اس کے برعکس کوئی شخص عقیدہ رکھتا ہے تو وہ گمراہ اور بے دین شیعہ حقیقی ورنہ تفصیلی ضرور ہے یہ مرض ہمارے اہل سنت میں عام ہے کہ کسی مصلحت کے تحت یا سادات رشتہ داری

یاسادات کے مرید ہونے کیوجہ سے سادات کی خوشامد کرتے ہوئے حضرت علی کو افضل کہتے ہیں ایسے عقیدے والے کو علامہ ابن حجر مکی تطہیر الجنان میں گمراہ لکھتے ہیں۔

پیران طریقت کے سرتاج حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ مقابیس المجالس میں فرماتے ہیں:

ہر کہ علی راازسائر صحابہ ازیں وجہ زیادہ تردوست می دارد کہ آن پیران پیررویاجداوست، پیدااست کہ ہر کس آباءواجداد خودرادوست تردارد یاآن کہ آن شخص بہادری پیشہ می کند وحضرت علی نیز شجاع بودند ازیں باعث اوشان رادوست ترمی دارد ایں تمام اقسام موہم اوہیند ازیں ہا اجتناب باید کرد۔

ترجمہ: جو شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اِس سبب سے زیادہ محبوب رکھتاہے کہ آپ پیران پیرہیں یااُس کے جدامجد ہیں یاایک ایسا شخص ہے جس کا پیشہ بہادری ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہادری کی وجہ سے زیادہ محبت رکھتاہے یہ تمام اقسام محبت رفض کی طرف لے جانے والی ہیں اور ان سے اجتناب کرناچاہیے۔

بلکہ انہوں نے لکھاہے کہ حضرت شیخ صاحب الروضہ (حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ) کے زمانے میں ایک شخص مولوی غلام داؤدنامی تھے جو فاضل آدمی تھے اور کوٹ مٹھن شریف میں درس دیتے تھے وہ حضرت قبلہ علیہ الرحمتہ کے مرید تھے اوراہل سنت وجماعت سے تعلق رکھتے تھے لیکن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے باقی صحابہ کرام کی نسبت کچھ زیادہ محبت رکھتے تھے اِس وجہ سے علمائے وقت اُن کو پکڑ کر حضرت شیخ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے اُکو مخاطب کرکے فرمایامولوی غلام داؤد تم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے متعلق کیاکہتے ہو۔اس نے عرض کیاکہ یاحضرت تمام اصحاب رسول کو برحق سمجھتاہوں اور ایک سے محبت رکھتاہوں لیکن

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس لئے محبت زیادہ ہے کہ تمام مشائخ طریقت کے سلاسل آپ کی ذات گرامی سے فیض یاب ہیں یہ سن کر آپ نے ان کو رہا کر دیا لیکن جب تک مولوی غلام داؤد زندہ رہے کوئی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ دیکھئے پہلے زمانے کے لوگ کس قدر راسخ العقیدہ تھے کہ اگرچہ مولوی مذکور رافضی نہیں تھے لیکن معمولی بات کی وجہ سے لوگ کِس قدر اُن سے متنفر ہو گئے تھے۔ آج کل لوگ صحابہ کرام کے خلاف ہزار ہا باتیں بناتے ہیں پھر بھی اپنے آپ کو مومن سمجھتے ہیں۔

شیعہ کی بد تمیزی:

یہ اپیل ہم نے صرف اہلسنت کے بے خبر لوگوں سے کی ہے ورنہ شیعہ کی بے ہودگی تو حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ مندرجہ ذیل خبر ملاحظہ ہو۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی اسلام ی ایک مایہ ناز ہستی ہے اور آپ کے ہاتھوں اِسلام کو جس قدر استحکام حاصل ہوا اس کا اعتراف غیر مسلموں کو بھی ہے۔ بارگاہ ایزدی سے آپ کو کچھ ایسا رعب وجلال حاصل تھا کہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشاد ہے۔ **ان الشیطان یعز من ظلک**۔ یعنی اے عمر! شیطان تیرے سایہ سے بھی ڈرتا ہے لیکن شیعہ مذہب میں ان کی توہین وگستاخی عین عبادت ہے۔ چناچہ خبر ملاحظہ ہو۔

"خبر روزنامہ غیریب لائیلپور کی ۲۵ جولائی ۶۴ء کی اشاعت میں درج ہوئی ہے جسے دیگر اخبارات نے بھی نقل کیا ہے اور اس پر رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ یہ خبر نقل کرتے ہوئے بھی قلم رکتا ہے۔ مگر محض صورت وحالات ظاہر کرنے کی خاطر یہ خبر درج کی جارہی

ہے۔

۲۰ جولائی کو بعد دوپہر تین اور پانچ کے درمیان چاہ نولاں والہ داخلی موضع جائی جو بن تھانہ گڑھ مہاراجہ میں ایک شخص منور حسین ولد محمد نواز قوم قریشی نے اپنی حویلی سے جلوس نکالا۔اُس میں ایک پتلا تھا جس سے توڑی بھری ہوئی تھی۔پتلے کے گلے میں جوتیوں کا ہار پہنایا گیا اور گتہ کی تختی بنا کر لٹکائی گئی جس پر (عمر بن الخطاب) لکھا ہوا تھا۔جلوس ڈھول کے ساتھ حویلی سے باہر آیا ۔جسے متعدد افراد نے دیکھا بعد میں یہ پتلا جلا دیا گیا۔"

شیعون کی اِس طرح کی گستاخیوں کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ مواعظ اویسیہ میں درج کی ہے۔اب فقیر گستاخان صحابہ کے انجام کے واقعات کی تفصیل شروع کرتا ہے۔وباللہ توفیق۔

ابو بکر و عمر کے دشمن کو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ذبح کرادیا:

ایک شخص حج کے لیئے روانہ ہو رہا تھا کہ بادشاہ کے ایک ساتھی نے اسے کہا کہ جب مدینہ طیبہ پہنچو تو حضور علیہ السلام کو عرض کرنا میرے سلام قبول ہوں اور کہنا کہ میری حاضری صرف اس لیئے نہیں ہو رہی کہ آپ نے ابو بکر و عمر کو ساتھ بلایا ہوا ہے۔وہ شخص جب مدینہ طیبہ پہنچا تو شرم کے مارے کچھ نہ کہا۔ایک رات خواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے پیغام کیوں نہیں دیا ۔عرض کی مجھے شرم آتی ہے۔آپ نے س شخص کی طرف اشارہ کیا اور ایک اُسترہ عطا کر کے فرمایا اِسے ذبح کر دو۔اُس نے ذبح کر دیا۔

جب وہ شخص واپس لوٹا تو اُس کے متعلق سنا کہ وہ اچانک رات کو اُسترے سے ذبح کیا گیا۔ میں نے اپنا خواب بتایا تو بادشاہ نے مجھے بلا کر کہا کہ اُس استرہ کو پہچان لوگے میں نے کہا کیوں نہیں اُس نے چند اُسترے تھال میں ڈالے اور مجھے کہا وہی استرہ اٹھاؤ۔ جس سے تم نے اسے ذبح کیا تھا۔ میں نے وہی اُسترہ اٹھایا بادشاہ نے کہا تم سچے ہو یہی اُسترہ اس کے بستر پر پڑا تھا (اسالیب بدیعہ)۔

ابو بکر کے دشمن کی گردن اڑالی گئی:

ایک مرد صالح بارادۂ حج روانہ ہوا جب وہ بغداد سے گذرا تو ایک زاہد کے پاس اُس نے اپنا کچھ مال امانت رکھا۔ زاہد نے اُس شخص سے کہا کہ جب تو مدینہ پہنچے تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ فلاں (زاہد) نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر آپ کے پہلو میں دونوں سونے والے (ابو بکر وعمر) نہ ہوتے تو میں ہر سال آپ کی زیارت کیا کرتا جب وہ شخص مدینہ شریف پہنچا تو اُس نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابھی تھے حضور نے فرمایا اپنا پیغام پہنچا چناچہ میں نے اپنا عرض کر دیا تو حضور نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اُس شخص کو (زاہد) حاضر کرو حضرت علی نے اُسے حاضر کیا تو حضور نے فرمایا اس کی گردن مار دو۔ چناچہ آپ نے اس کی گردن ماردی اور اس کے تین نقطے اڑ کر میرے کپڑے پر آپڑے میں گھبرا کر جاگ اٹھا تو وہ نقطے میں نے اپنے کپڑے پر پائے جب میں بغداد واپس آیا تو ایک جوان مجھے اُس شخص (زاہد) کے مشابہ ملا میں نے اس سے اس کا حال دریافت کیا تو وہ بولا کہ وہ میرا والد تھا اپنے گھر میں سو رہا تھا کہ ہم سب کے بیچ میں سے کوئی اسے اڑا لے گیا اور پھر اس کا پتہ نہ لگا میں نے اس کو سارا ماجرا کہہ سنایا تو

وہ رویا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عداوت سے تائب ہو گیا اور میر اماں اس نے میرے حوالے کر دیا۔[20]

دشمن شیخین کو نبی علیہ السلام نے ذبح کرادیا:

حضرت رضوان اسمان فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ تھا اُس کمینے کی عادت بن گئی تھی کہ وہ روزانہ ابو بکر و عمر کو گالی دیتا اور بُرا بھلا کہتا تھا۔ میں اُسے سمجھاتا لیکن نہیں مانتا تھا ایک دن اُس کی اور میری لڑائی ہو گئی اور پھر وہ زور دار گالی دیتا رہا لیکن مجھ سے برداشت نہ ہو سکا میں مغموم و مخزون ہو کر سو گیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم میرا فلاں ہمسایہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہے ۔ آپ نے چھری لیکر اُس کی گردن اُڑادینے کا حکم دیا۔ میں نے پکڑ کر لٹادیا اور ذبح کیا تو اس کا خون میرے ہاتھ کو لگا میں نے اسے پونچھا اَسپر میں بیدار ہو گیا تو اس کے گھر رونے کی آواز سنائی دی میں نے گھر والوں سے پوچھا یہ رونا کیسا۔ معلوم ہوا کہ وہ رات کو اچانک مر گیا۔ جب میں نے جاکر اسے دیکھا تو اُس کی گردن پر ایک لکیر سی کھینچی ہوئی تھی۔[21]

ابو بکر و عمر کے دشمنوں پر لعنت:

ایک آدمی مدائن میں مر گیا اُسے کپڑے سے ڈھانک دیا گیا اس نے کپڑا ہلایا اُس کے چہرے کو کھولکر دیکھا گیا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ یہاں چند لوگ مسجد میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی

---

[20] نزہۃ المجالس ص ۲۹۶

[21] اسالیب بدیعہ ص ۴۲۰

دے رہے ہیں لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ جو فرشتے میرے روح قبض کرنے آئے وہ اُن پر لعنت کرتے تھے یہ کہ کر مر گیا۔[22]

حدیث شریف:

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے حضرت حسن مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جو شخص دنیا سے اِس حال میں رخصت ہوا کہ وہ میرے یاروں کو گالی دیتا تھا اللہ تعالیٰ اسپر ایک ایسا جانور مسلط کریگا جو اُس کے گوشت کتریگا۔ قیامت تک اُسی کے درد میں مبتلا رہیگا۔[23]

اس کا خاتمہ خراب ہوا جس نے حضرت ابو بکر و عمر کو گالی دی:

ابن عساکر نے عبد الرحمٰن محاربی سے روایت کہ کہ ایک شخص پر نزع طاری تھی اُسے کہا گیا کہو (لاالٰہ الاّ اللہ) کہو اس نے کہا میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتا تھا جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر کو گالی دینا سکھاتے اور پھر ان کی سب کراتے اس وجہ سے میں کلمہ نہیں کہہ سکتا۔[24]

شیعہ بشکل خنزیر:

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور کتاب فتوحاتِ مکہ کے باب ۷۲ میں لکھتے ہیں۔ شافعی مذہب کے دو ثقہ لوگ تھے جن پر عداوتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی کو گمان تک نہ تھا۔ وہ اُس کو بہت مخفی رکھتے تھے وہ ایک بزرگ کی خدمت میں رہا کرتے تھے وہ بزرگ میرے دوست تھے ایک دن میں اُن بزرگ کے پاس بیٹھا تھا اور اس مجلس میں وہ دو آدمی بھی موجود تھے۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ مجھے تمہاری باطنی شکل خنزیر کی نظر آتی ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقام

---

[22] اخرج ابن الدنیا الفراسخ ص ۱۳۸
[23] اخرجہ بن الدنیا طی الفراسخ ص ۳۳۶
[24] طی الفراسخ ص ۱۰۲

حاصل ہے کہ جس سے میں دشمن صحابہ کی باطنی شکل خنزیر کی صور میں دیکھتا ہوں۔اُنہوں نے فوراً توبہ کرلی۔اس کے بعد مجھے ان کی شکل اصلی نظر آنے لگی۔[25]

ابوبکر و عمر کے دشمن کی آنکھیں باہر نکل آئیں:

ابن قیم اپنی کتاب، کتاب الروح میں حضرت ابوالحسن مطلی خطیب مسجد نبوی سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ میں ایک عجیب واقعہ دیکھا کہ ایک شخص مدینہ شریف میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ہم ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھے تھے کہ وہ شخص ہمارے سامنے ظاہر ہوا۔جس کی دونوں آنکھیں باہر نکل کر اُس کے گالوں تک لٹک رہی تھیں۔ہم نے اُس سے بڑے تعجب سے پوچھا کہ یہ تیری کیا حالت ہے؟وہ کہنے لگا آج رات کو خواب میں میں نے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی زیارت کی ہے۔میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود ہیں۔حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دیکھ کر کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم یہی شخص ہے جو ہمیں ایذا اور گالیاں دیا کرتا ہے مجھے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ تجھے کس نے کہا ہے جو تو انہے کو گالیاں دیا کرتے ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارا کیا بس یہ سنتے ہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف غصے سے لپکے اور اپنی دونوں انگلیوں سے میری طرف اشارا کیا اور فرمایا کہ اگر تو نے جھوٹ بولا ہے تو خدا تعالیٰ تیری دونوں آنکھیں نکال ڈالے۔بس یہ کہکر اپنی دونوں انگلیوں کو میری آنکھوں میں چبھودیا۔جس سے میں بیدار ہوگیا اور یہ حالت ہوگئی جو آپ دیکھ رہے ہیں

---

[25] • ا فتوحات یکہ باب ۲ ۷ مطبوعہ مصر

۔حضرت خطیب فرماتے ہیں بس وہ شخص رورو کر اس واقعہ کو لوگوں کو سناتا تھا اور اپنی توبہ کا اعلان کرتا تھا۔[26]

ابو بکر و عمر کے دشمن کا چہرہ سیاہ ہو گیا:

حضرت امام ابن ابی الدنیا حضرت امام محمد بن علی سے نقل فرماتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ ہم مکہ میں کعبہ شریف کے نزدیک بیٹھے تھے کہ ایک شخص ہمارے سامنے آیا۔اُس کا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور آدھا سفید، کہنے لگا کہ میری شکل دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو گالیاں دیا کرتا تھا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا کہ او اللہ کے دشمن او فاسق! کیا تو ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیا کرتا ہے پس جب میں بیدار ہوا تو یہ میری حالت ہو گئی جو آپ دیکھ رہے ہیں۔[27]

ایک رافضی خنزیر بن گیا:

حضرت امام شعرانی اپنی کتاب السنن الکبریٰ میں حضرت علامہ عبد الغفار قوصی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا اس کی عورت اور اُس کا بیٹا اس کو منع کیا کرتے تھے لیکن وہ اپنی اس شرارت سے باز نہ آتا تھا بلکہ انہیں بھی اس پر مجبور کرتا تھا۔خدا کے غضب سے اُس کی صورت خنزیر کی صورت میں بدل گئی اس کے لڑکے نے اُس کے گلے میں زنجیر ڈال کر اُس کو اپنی دکان میں باندھ رکھا تھا وہ خنزیر کی طرح چنگھاڑتا تھا۔ہمسایہ لوگ اس کی آواز کو سنا کرتے تھے کئی دنوں کے بعد وہ مر گیا۔اُس کے بیٹے نے اس کو ایک گندے گڑھے میں پھینک دیا۔علامہ شیخ محب الدین طبری

---

[26] کتاب الروح مطبوعہ دکن ص ۲۳۲

[27] کتاب الروح لابن القیم ص ۲۳۲

فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے ذکر کیا تو میں اس کے بیٹے سے ملا اُس نے اپنے والد کا یہ حیرت انگیز واقعہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ میرا والد مجھے بھی اِس چیز پر مجبور کرتا تھا۔ اور مارتا تھا لیکن میں نے اس کا کہنا نہ مانا۔[28]

ابو بکر و عمر کے دشمن کی سزا:

عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مدائن میں میں ایک شخص کے ہاں گیا جس پر نزع طاری تھی اس کے پیٹ پر ایک اینٹ تھی اس کے پیٹ سے اینٹ گر پڑی جب اس نے پیٹ ہلایا وہ واویلا کرنے اور شور مچانے لگا اس کے ساتھی تو اُس سے متنفر ہو کر بھاگ گئے میں بیٹھا رہا۔ جب سب چلے گئے میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے اس نے کہا کہ میں کوفہ کے مشائخ کی صحبر میں رہتا تھا اور وہ مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دینا سکھاتے اور سب بکواتے۔ میں نے اسے توبہ کی تلقین کی اس نے کہا اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ مجھے جہنم دکھائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانہ ہے اس کے بعد نا معلوم اس کے ساتھ کیا ہوا یعنی اسی حالت میں وہ مر گیا۔[29]

ایک سبی رافضی بندر بن گیا:

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جا رہے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا بھی تھا وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا۔ ہم ہر چند اُسے منع کرتے تھے لیکن وہ باز نہ آتا تھا جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے ایک جگہ اُتر کر سو رہے جب روانگی کا وقت آیا تو ہم سب نے اُٹھ کر وضو کیا اور اسی منزل پر رہ جاؤں گا۔ کیونکہ ابھی ابھی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جناب رسول

---

[28] لطائف السنن ج ۲ ص ۸۰

[29] اخرجہ ابن ابی الدنیا طی الفراسخ ص ۱۳۸

خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم فرمارہے تھے کہ اے فاسق! تو اس منزل پر مسخ ہو جائیگا۔ اسی اثناء میں اُس نے پاؤں اکٹھے کر لیئے۔ ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے مسخ ہونا شروع ہوا اور اُس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہوگئے پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک پھر منہ تک حالت مسخ پہونچ گئی اور حتیٰ کہ وہ بالکل ہی بندر کی شکل میں تبدیل ہوگیا۔ ہم نے اُسے پکڑ کر اونٹ پر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ غروب آفتاب کے وقت ہمارا گذر ایک جنگل سے ہوا وہاں دیکھا کہ چند بندر جمع ہیں۔ اس نے جب ان بندروں کو دیکھا اپنی رسیاں توڑ کر ان سے جاملا۔ اُسی طرح کا واقعہ امام علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ذکر کیا ہے لیکن اس وقعہ میں بندر کی بجائے خنزیر کا ذکر کیا ہے۔[30]

حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاشیں نکالنے کا مشہور واقعہ:

یہ ایک ایسا مشہور واقعہ ہے جس کو بڑے بڑے علماء اُمت نے نقل کیا ہے۔ علامہ امام قرطبی وعلامہ مرجانی نے تاریخ مدینہ میں اور علامہ امام محب الدین طبری نے اپنی کتاب ریاض النظرۃ میں اور علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور کتاب تاریخ مدینہ عرف خلاصت الوفا فی الاخبار دار المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم میں حضرت شمس الدین اللمطی شیخ خدام روضہ نبوی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے حاکم مدینہ کو جو ایک نیم مسلمان حاکم تھا۔ بہت سی دولت کا لالچ دے کر یہ بات منوائی کہ ہمیں روضہ نبوی سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاشیں نکالنے کی اجازت دی جائے۔ وہ لالچ میں آکر یہ بات مان گیا تو انہوں نے چالیس آدمی اوزاروں کے ساتھ بھیج دیے۔ شیخ شمس الدین جو اُس وقت روضہ نبوی کا خادم تھا اُن کا حاکم مدینہ نے بلاکر کہا کہ رات کو چالیس آدمی روضہ نبوی میں داخل ہوں گے وہ جو

---

[30] شواھد النبوۃ وسعادت الدارین للنبھانی ص ۱۵۳

کچھ کریں ان کو مت روکنا۔ شیخ نے اُس ظالم حاکم کی میں داخل ہوں گے وہ جو کچھ کریں ان کو مت روکنا۔ شیخ نے اُس ظالم حاکم کی ہیبت کی وجہ سے دلی زبان سے کہا۔ جیسے آپ حکم دیں حاضر ہوں پھر آکر مسجد نبوی میں روتا رہا اور دعائیں مانگتا رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو یکا یک چالیس آدمیوں کی جماعت اوزاروں سمیت مسجد نبوی میں داخل ہوئی پس جب وہ روضہ کے قریب گئے تو اچانک زمیں پھٹ گئی اور وہ سارے کے سارے اوزاروں سمیت زمین میں غرق ہو گئے۔ صبح کو اُس بے دین حاکم نے خادم روضہ نبوی کو بلا کر پوچھا کہ رات کو جو اتنے آدمی مسجد نبوی میں آنے تھے وہ کہاں گئے ؟ خادم نے کہا حضور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اُس حاکم نے آکر اُس جگہ کو دیکھا جہاں زمیں پھٹنے کا نشان تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس جگھ کو کھودا بھی گیا لیکن ان کا نشان تک نہ ملا۔ پھر علامہ محب الدین طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حاکم مدینہ کو کوڑھ کے مرض نے آگھیرا جس سے اُس کا گوشت بدن سے گرتا تھا۔ حتٰی کہ وہ بہت بُری حالت میں مر گیا۔ یہ روایت مختلف الفاظ سے مروی تھی۔ میں نے مختصر طور پر سب کا خلاصہ جمع کر دیا ہے۔ [31]

بُغض صدیق کی وجہ سے خنزیر بن گیا:

حضرت علامہ امام ابن حجر مکی اپنی مشہور کتاب الزواجر میں علامہ کمال سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت شیخ الصالح عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ شریف میں رہا کرتا تھا۔ عاشوراء کے موقع پر جہاں کچھ اعدائے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمع ہو جایا کرتے تھے میں ان کے پاس گیا۔ مین نے اُن سے کہا کہ مجھے محبت صدیق کے بدلے کچھ چیز عطا کرو تو ان میں سے ایک آدمی مجھے اپنے گھر میں لے گیا جب میں اُس کے گھر میں گیا تو اُس نے اندر سے دروازے بند کر دیئے اور مجھ پر دونو کر مقرر

---

[31] ا۔جواھر البحار۔۲۔نزھۃ المجالس۔ جذب القوب۔۳۔ وفاء الوفا۔۴۔السنن الکبریٰ للشعرانی ج۲ص ۸۱۔کتاب سعادۃالدارین ص ۱۵۵

کر دیئے کہ اس کو خوب مارو تو انہوں نے مجھے باندھ کر خوب مارا اور میری زبان کاٹ کر مجھے دروازہ سے باہر نکال دیا اور کہا جس کی محبت کے بدلے چیز مانگتا تھا۔ اب ان سے اپنی زبان درست کرانا۔

وہ کہتے ہیں کہ میں تکلیف کی وجہ سے مسجد نبوی میں پہونچا اور روضہ مبارک کے سامنے روتا رہا ۔حتٰی کہ روتے روتے مجھے نیند آگئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میری زبان درست ہو گئی ہے۔ جب میں جاگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری زبان بالکل درست تھی۔

اِس واقعہ سے میری محبت حضرت صدیق سے زیادہ بڑھ گئی جب دوسرا عاشورہ آیا تو میں پھر ان کی مجلس میں گیا اور وہی بات کہی جو پچھلے سال کہی تھی۔ ان میں سے ایک جوان نکلا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گیا اور میرے بہت عزت کی اور کھانا کھلایا۔ پھر ایک مکان کا دروازہ کھول کر مجھے اندر لے گیا اور پھر وہ جوان رونے لگا۔ میں نے اندر دیکھا کہ ایک خنزیر بندھا ہوا ہے۔ میں نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے بڑی مشکل سے بتلایا اور قسم دلوائی کہ کسی کو یہ راز نہ بتلانا۔ پھر اس نے کہا کہ پچھلے عاشورہ کو ایک سائل آیا تھا اس نے محبت صدیق کے بدلے کوئی چیز مانگی تھی اور اس نے وہ سارا واقعہ مارنے کا سنایا۔ اُس نے کہا جب میں نے اس کو نکال دیا تو جس وقت رات ہوئی ہم سو گئے۔ یکایک ہم نے رات کو ایسی ہولناک چیخ سنی کہ سب ڈر کر اٹھ بیٹھے اور ہم نے دیکھا کہ یہ میرا والد خنزیر کی شکل میں مسخ ہو چکا ہے ہم نے اس کو مکان میں بند کر دیا اور لوگوں میں اس کی موت کا اعلان کر دیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں وہی ہوں جس کے بدلے یہ عذاب میں گرفتار ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری زبان کو محبت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے صحیح سالم کر دیا ہے۔ پس اس جوان نے مجھے کچھ چیزیں دے کر رخصت کر دیا۔[32]

[32] زواجر لابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ج ۲ ص ۱۹۳

بغض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وجہ سے گلے میں سانپ کا چمٹ جانا:

حضرت امام ابن ابی الدنیا ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک میت کے نہلانے کے لیئے بلایا گیا۔ پس جب میں نے اُس کا منہ سے کپڑا اٹھایا تو ناگہاں اس کے گلے میں ایک کالا سانپ چمٹا ہوا تھا۔ حاضرین نے ذکر کیا یہ صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ [33]

قبر میں خنزیر بن جانا:

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب زواجر تاریخ حلب سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ حلب میں ایک شخص ابن منیر جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ مر گیا۔ حلب کے چند نوجوان سیر و سیاحت کے لیئے نکلے۔ کسی نے کہا کہ یہ جو کہتے ہیں کہ جو شیخین کو گالیاں دیا کرتا ہے قبر میں اس کی صورت خنزیر کی ہوتی ہے آؤ آج ابن منیر کی قبر کو کھود کر تماشہ دیکھیں۔ پس سب جوان اس بات پر متفق ہو کر اس قبرستان میں گئے اور جا کر ابن منیر کی قبر کو کھودا دیکھا تو قبر میں ایک خنزیر پڑا ہوا ہے۔ جس کا رخ قبلہ سے پھرا ہوا ہے پس انہوں نے اس خنزیر کو نکال کر باہر پھینک دیا تا کہ دوسرے لوگ مشاہدہ کریں پھر انہوں نے اس کو مار کر قبر میں دفن کر دیا اور گھر چلے آئے۔ [34]

اس حکایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بہت سے دشمنان صحابہ کو قبروں میں دیکھا گیا لیکن ان کی صورت خنزیر کی نہ تھی۔ جواب یہ ہے کہ عالم برزخ کے حالات کا مشاہدہ ہم نے ان ظاہری آنکھوں سے نہیں کر سکتے۔ ہو سکتا ہے ہے کہ ہر دشمن صحابہ قبر میں خنزیر کی صورت میں ہو لیکن ہم اس کی

---

[33] کتاب الروح لابن القیم ص ٨٦ شرح الصدور للسیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ٢٦٨

[34] کتاب الزواجر لابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ج ٢ ص ١٩٣

صورت کو جو برزخی عذاب کی صورت ہے اوراک نہیں کرسکتے اور کبھی کبھی کسی برزخی عذاب کا اس دنیامیں نظر آجانابطور عبرت کے ہوتاہے۔

بغض صحابہ سے قبر میں آنکھ نکل جانا:

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ میراایک ہمسایہ مر گیا۔اُس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اُس کی ایک آنکھ نہیں ہے میں نے پوچھا کہ اے فلانے! تیری آنکھ کہاں گئی؟اس نے جواب دیا کہ میں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی تنقیص کی تھی۔اس وجہ سے اس عذاب میں گرفتار کیا گیا ہوں۔جو تو میری حالت دیکھ رہاہے۔[35]

بغض صحابہ سے نصرانیوں کے ساتھ:

امام ابن ابی الدنیانے حضرت ابو بکر صیرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیاہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مر گیا جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا اور مذہب جہمیہ کو اچھا سمجھتا تھا۔اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ گویاوہ ننگاہے۔اور اس کے سر پر ایک سیاہ چیتھیڑاہے اس کے سِتر پر ایک دوسرا چیتھیڑاہے اس نے کہا تیرے ساتھ خدا تعالیٰ نے کیا کیاہے اس نے کہامجھے بکر قیس اور عون بن اعسر کے ساتھ کر دیاہے اور یہ دونوں نصرانی تھے۔[36]

حضرت عثمان کے قتل کی محبت کا عذاب:

امام ابن عساکر اپنی تاریخ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو آدمی اس حالت میں

---

[35] شرح الصدور للسیوطی ص ۴۲۵
[36] شرح الصدور للسیوطی ص ۴۲۴

مرے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی محبت ہو وہ ضرور دجال کی پیروی کرے گا اگر اس کا زمانہ نہ پایا تو قبر میں دجال پر ایمان لائیگا۔ یعنی ایسی حالت میں مرے گا جیسے کوئی دجال پر ایمان رکھتا ہو۔[37]

بغض شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گلے میں طوق بن جانا:

حضرت علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مصباح الظلام میں علامہ ابو محمد عبد اللہ فقیہ حنبلی سے روایت کرنے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت مکہ شریف کو حج کے لیئے روانہ ہوئی ان میں ایک آدمی تھا جو نوافل نماز بہت پڑھتا تھا۔ وہ راستے میں فوت ہو گیا۔ اُس کے دفن کے لیئے ان کے پاس کوئی کدال وغیرہ نہ تھا۔ جس سے اُس کی قبر کھود کر دفن کریں۔ انہوں نے اِس جنگل میں گھومنا شروع کیا۔ ایک بڑھیا عورت کی جھونپڑی دیکھی۔ اس کی جھونپڑی میں لوہے کا ایک بڑا سا کدالِ لے کر آ گئے۔ پس اس کدال سے قبر کھودی اور اس کو دفن کر دیا۔ جب فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کدالِ غلطی سے قبر میں رہ گئی ہے اور اس بڑھیا کا عہد بھی یاد آیا۔ کدال نکالنے کے لئے اسکی قبر کو کھودا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کدال اس مردہ کی گردن میں طوق بنی ہوئی ہے اور ہاتھ بھی اس میں بند ہیں۔ وہ حیران رہ گئے انہوں نے اُسے ویسے ہی بند کر دیا اور اس واقعہ کو بڑھیا کے پاس جا کر بیان کیا بڑھیا نے لا اِلٰہ الا اللہ مُحمَّدٌ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کدال کو محفوظ رکھنا یہ ایک ایسے شخص کی قبر میں طوق بنے گی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیتا ہے۔[38]

بغض صحابہ سے قبر میں سانپ:

---

[37] شرح الصدور للسیوطی ص ۲۴۸

[38] سعادتہ الدارین للبنھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۱۵۲

علامہ تلمسانی فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے شیخ نے بیان کیا کہ میں جامع حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں موجود تھا کہ ایک شور سنا۔ پتہ چلا کہ کسی نے ایک دشمن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مار ڈالا اس کے قاتل کو گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اس قاتل کو سزا دی گئی اور دشمن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کے متعلق حکم دیا کہ جاؤ اسے دفن کر دو۔ پس جب انہوں نے اُس کے لیئے قبر کھودی تو اس میں ایک بڑا سانپ ظاہر ہوا۔ پھر انہوں نے دوسری جگہ قبر کھودی ۔وہاں بھی وہی سانپ ظاہر ہو غرضیکہ جہاں قبر کھودتے وہی سانپ نکل آتا۔ آخر انہوں نے تنگ آکر اسی سانپ کے ساتھ اسے دفن کر دیا۔[39]

ابو بکر و عمر کے دشمنوں کو کُتے نے کاٹا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص حاضر ہوا اس کی پنڈلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ فلاں منافق کے کتے نے کاٹا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس سے بھی دریافت فرمایا تو وہ بھی کہنے لگا کہ فلاں منافق کے کتے کہیں وہ باؤ لا نہ ہو گیا ہو۔ تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلواریں لے کر کتے کی طرف چل دیئے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو قتل کرنے کے لیئے تلواریں سونت لیں تو کتا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے قدموں پر گر پڑا اور فصیح عربی میں کہنے لگا۔

"مجھے نہ مارو۔ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں"۔

---

[39] سعادتہ الدارین للبنھانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ص ۱۵۳

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ لیکن تم نے میرے دو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیوں کاٹا ہے۔

یارسول اللہ یہ دونوں شخص منافق ہیں۔ یہ آپ کے صحابی نہیں ہوسکتے۔ جو ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں بک رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے انہیں کاٹا دیا۔

یہ سن کر حضور ان دونوں کو مخاطب فرما کر بولا۔

سنتے ہو۔ کتا کیا کہہ رہا ہے؟ شرم سے ڈوب مرے۔ جانور کے دل میں شیخین کی محبت ہے اور تم انسان ہو کر ان سے بغض رکھتے ہو۔ یہ سنتے ہی دونوں حضور کے قدموں پر گر پڑے اور رو کر کہنے لگے۔

ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔[40]

ا۔ صاحب حیوٰۃ الحیوان لکھتے ہیں کہ کتے کا خاصہ ہے کہ وہ دنیاء دین کے معزز شخص کو نہیں کاٹتا لیکن۔

۲۔ دشمنان اسلام واعدائے اولیاء کرام کو کاٹ کھاتا ہے۔

۳۔ کتے بھی صباحہ کی عزت کرتے ہیں۔

۴۔ صحابہ کے دشمن منافق ہیں۔

۵۔ بے زبان بھی آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ساتھ ایمان رکھتے اور اپنی غلامی اور عشق ومحبت کا دم بھرتے اور ثبوت پیش کرتے ہیں۔

---

[40] جامع المعجزات

۶۔ معجزہ دیکھ کر قسمت اچھی ہو تو دولت ایمان نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ.................

ابو بکر و عمر کے دشمن کا حشر نصرانیوں کیساتھ:

ابو بکر صیرفی نے کہا کہ ایک شخص مر گیا۔ اُس کا کام تھا کہ وہ زندگی میں حضرت ابو بکر و عمر کا گالی دیتا تھا۔ جب مرا اسے ننگا دیکھا گیا۔ اور سر پر سیاہ پٹی باندھے ہوئے۔ اس سے پوچھا گیا تو جواب ملا کر مجھے نصرانیوں کے ساتھ رکھا گیا۔[41]

شیخین کا دشمن یک چشم:

کسی بزرگ کا ہمسایہ جو صحابہ کے عیوب و نقائص کے درپے رہتا تھا۔ مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھا گیا کہ وہ کانا ہے۔ پوچھنے پر کہا کہ سزا ملی ہ مجھ کو اس لیئے کہ میں ابو بکر و عمر کے عیوب و نقائص بیان کرتا تھا۔[42]

بغض صحابہ کی وجہ سے قبر میں سے غائب ہو جانا:

علامہ حقی اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں کہ مدینہ شریف میں ابن ہیلان نامی ایک شخص رہا کرتا تھا جو صحابہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کو جنت البقیع کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ کسی وجہ سے دوسرے دن اس کی قبر کھودی گئ تو دیکھا کہ اس کی لاش غائب تھی۔ اس واقعہ میں حضرت قاضی جمال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ اس واقعہ کو اس زمانے کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نشانیون میں سے ایک بڑی نشانی سمجھا۔[43]

دشمنان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کتے کا مسلط ہونا:

---

[41] طی المراسخ ص ۴۸۲
[42] طی الفراسخ ص ۴۸۲
[43] تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۳۳۷

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ چلنا بند کر دیا تھا۔ میں جب اس راستہ سے گذرا تو دل میں خوف معلوم ہوا کتا مجھے دیکھ کر کہنا لگا تم ہر گز نہ ڈرو۔ اللہ نے مجھے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنے والوں پر مسلط کیا ہے۔[44]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنیوالے کا چہرہ خنزیر کی شکل میں:

علامہ بارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت منصور سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے شام میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا بدن آدمی جیسا ہے لیکن اس کا چہرہ خنزیر جیسا ہے۔۔اس کی وجہ پوچھی تو معلوم ہو کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر روزانہ ایک ہزار لعنت کیا کرتا تھا اور جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ۔ کسی نے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس مردود کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس کا چہرہ کی طرف تھوک دیا۔ جس کی وجہ سے اس کا چہرہ خنزیر کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔[45]

ابن ملجم یعنی قاتل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عذاب کا نمونہ:

جناب عبادانی فرماتے ہیں کہ میں فرماتے ہیں کہ میں کسی جنگل میں گشت کر رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک صومعہ (عبادت خانہ) دیکھا اُس میں ایک راہب بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا آپ یہاں کا کوئی عجیب و غریب واقعہ سنائیے۔

اس نے فرمایا کہ میں ایک دن بیٹھا تھا دیکھا کہ میرے سامنے ایک سفید پرندہ سامنے والے پتھر پر اوپر سے گرا۔ اس نے قے کرنی شروع کر دی اس کی قے سے پہلے انسانی سر پھر پاؤں پھر پنڈلی ایسے

---

[44] سیرۃ فاروق لابن جوزی ونزھۃ المجالس ج ۲ ص ۲۹۸

[45] صواعق المحرقہ ص ۱۹۴

ہی جملہ اعضاء جونہی جس اعضاء کو قے کرتا وہ دوسرے عضو کے ساتھ فوراً جڑ جاتا۔ یہاں تک کہ پورا انسان صحیح سالم میرے سامنے بیٹھا نظر آتا۔ پھر وہ پرندہ اپنی چونچ سے اسے ٹکڑے ٹکرے کر کے نگل جاتا میں نے یہ منظر کئی روز تک دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت اور حیاۃ بعد مماتہ کا عقیدہ میرے ہاں اور مضبوط ہو گیا۔ میں نے اس پرندے سے پوچھا کہ یہ کیاماجرا ہے وہ پرندہ فصیح عربی بولتا ہو کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فناء وبقا کا مالک ہے میں ایک فرشتہ ہوں اس بدبخت کو عذاب دینے پر مقرر ہوں۔ جس وقت سے اس نے جرم کیا ہے اس وقت سے یہی سزا پا رہا ہے۔

میں نے اسی جسم مردہ سے پوچھا تم کون ہو۔ کہا میں ابن ملجم ہوں قاتل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جب سے مرا ہون قتل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جرم میں یہ سزا پارہا ہوں اور ایسے ہی قیامت تک میرے ساتھ ہوتا رہیگا۔ اس کے بعد اس پرندے نے اس جسم کو چونچ سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نگل کر اڑ گیا۔ [46]

ایک شیعہ کا عجیب واقعہ:

رافضیوں میں ایک موذن اندھیرے سے جا کر اذان کہتا اور حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں گستاخی کیا کرتا۔ محلہ میں کچھ غریب سنی رہتے تھے کہ خون جگر پیتے اور کچھ بس نہ چلتا۔ ایک روز چار جوان ہر چہ باد آباد کہکر مسجد کے اندر پہلے سے جا بیٹھے حسب دستور وہ خبیث اپنے وقت پر آیا اور اذان میں صدیق اکبر کی نسبت کچھ بکنا شروع کیا۔ ان چاروں میں سے ایک صاحب بر آمد ہوئے اور مارا گرایا کہ خبیث تو ہمیں بُرا کہتا ہے۔ اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں تو عمر کو کہتا تھا۔ دوسرے جوان بر آمد ہوئے اور مار کر بے دم کر دیا کہ مردود تو مجھے برا کہیگا اس نے سرایمہ

---

[46] طی الفراسخ ص ۳۲۹

ہو کر کہا حضرت میں تو عثمان کو کہتا تھا۔ تیسرے صاحب تشریف لائے اور جتنا مارا گیا مارا کہ ناپاک تو مجھے برا کہیگا آخر جب بڈھے خبیث کو کچھ نبی چلایا کہ مولا مدد کیجئے۔ دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے صاحب ہاتھ میں اُسترا لیئے ہوئے بر آمد ہوئے اوراس کی ناک کاٹ لی کہ شیطان تو ہمارے اکابر کو برا کہیگا اب چاروں صاحب تو چلدیے۔ مجتہد صاحب درد کے مارے ناک پر رومال رکھے مسجد کے ایک اندرونی گوشہ میں جاچھپے جب وقت زیادہ ہوااور رافض نماز کے لئے آئے ایک دوسرے سے کہتاہت آج جناب قبلہ تشریف نہیں لائے۔ آج انہوں نے اذان نہیں فرمائی۔ جب کچھ روشنی ہوئی دیکھاجناب قبلہ ایک گوشہ میں بیٹھے پڑے ہیں۔ کہاحضرت خیر ہے۔ قبلہ خیر ہے۔ کہا قبلہ کیا خیر ہے۔ آج وہ تینوں دشمن آپڑے اور مارتے مارتے مونجھ کر دیاکہا پھر آپ نے حضرت مولیٰ کو یادنہ کیاوہ چپ ہورہا۔ جب بار بار یہ ہی کہا گیاتواس نے جھنجھلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ وہ تینوں دشمن مار کر ہی چھوڑ گئے تھے مولیٰ نے آکر جڑ سے پوچھ لی ہے۔

ما زیاراں چشم یاری دانیستم !!
خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم !!۔[47]

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دشمن ذلیل ہو کر مرا:

ابن کثیر لکھتاہے کہ کسی نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت ابو بکر و عمر اور حضرت عثمان و علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہمایہ پونچوں صحابی بیٹھے ہوئے ہیں اتنے میں ایک آدمی آگیا جس کانام راشد الکندی تھاحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کہنے لگایاحضرت !میں انہیں توکچھ نہیں کہتابلکہ میں تومعاویہ کو کم و

---

[47] ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۲ ص ۶۲

بیش کہا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بربادی ہو تیرے لیئے کیا یہ میرا صحابی نہیں ہے یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ آپ نے ایک لوہے کا ڈنڈہ اٹھا کر حضرت معاویہ کو دیا اور فرمایا اسے پیچھے کی طرف سے مارو۔ حضرت امیر معاویہ نے اُسے مارا تو میری نیند کھل گئی جب صبح ہوئی تو میں نے سنا کہ رات کو وہ اچانک مر گیا ہے۔[48]

ایک عینی واقعہ:

حضرت علامہ پیر محمد قمر الدین سیالوی نے فرمایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک عورت کو کوئی بیماری تھی اسے کسی نے کہا کہ تو اصحاب ثلاثہ کو گالیاں دے تو تجھے آرام ہو جائیگا۔ بس جو نہی اس نے صحابہ کرام کی بد گوئی نکالی تو فوراًاس کا چہرہ خنزیر سا ہو گیا۔ تاہنوز وہ زندہ ہے اور لوگ اسے دیکھنے کے لیئے دور دور سے آرہے ہیں۔

یہ واقعہ ۱۳۹۰ھ بموقعہ سنی کانفرنس لودھراں میں بیان فرمایا تھا:

صاحبزادہ جمال محمد کوریجہ شید انوی سلمہٗ نے سنایا کہ عبد اللہ شاہ خانپوری (شیعہ) نے اپنے مزارع کو جو پر جارہا تھا تو پیغام دیا کہ حضور سرورکائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو کہہ دینا کہ بارہا میرا ارادہ ہوتا ہے کہ آپ کے دراقدس کی حاضری دوں لیکن آپ نے اپنے پہلو میں ہمارے دو دشمن سلائے ہوئے ہیں اس لیئے حاضری سے محروم ہوں۔ جب وہ مزارع مدینہ طیبہ پہنچا تو اسے شرم محسوس ہوئی کہ ایسا گندہ پیغام حضور علیہ السلام کو کیسے عرض کروں ایک رات خود حضور علیہ السلام نے زیارت سے مشرف فرمایا اور ارشاد ہوا کہ پیغام کیوں نہیں پہنچایا۔ عرض کی حضور شرم آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عبد اللہ شاہ کو کہنا کہ تجھے کیا معلوم کہ میرے یاروں کی شان کیا ہے

---

[48] الھدایہ والنھایہ ج۸ ص ۱۳۹

چونکہ تو اندھا ہے اس لیئے بے خبر ہے اس مزارع واپس آیا تو عبد اللہ شاہ نے پوچھا کہ کیا تو نے میرا پیغام پہنچایا تھا کہاں ہاں جی۔ اس نے کہا جو جواب ملا وہ بھی سن لے حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اندھا ہے اس لیئے میرے یاروں کی شان سے بے خبر ہے۔ جب یہ پیغام اسکا مزارع سن چکا تو فوراً عبد اللہ شاہ اندھا ہو گیا۔

نسبی ترجیح سے ایک عالم کو عذاب:

جو شخص کسی صحابی کی اولاد ہو اور اس صحابی کو محض نسب اور ہوائے نفس کی وجہ سے دوسرے اکابر صحابہ پر ترجیح دیتا ہو اگرچہ اپنے آپ کو اہل سنت کہلاتا ہو وہ بھی غلط طریقے پر ہے ایسے ایک بڑے عالم کا واقعہ درج کرتا ہوں کہ اسے قبر میں اس عقیدہ کی وجہ سے کیا عذاب ملا۔

علامہ شعرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت علامہ قوصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عالم جو اکابر علماء میں سے تھا فوت ہو گیا۔ اس کو میں نے خواب میں دیکھا اور اس سے اسلام کے بارے میں پوچھا تو اس کی زبان بند ہو گئی اور اس کا چہرہ کوئلے کی طرح سیاہ تھا میں نے اس سے کہا کہ تو ایک بڑا عالم تھا اب یہ تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا کہ میں ایسے عذاب میں اس لیئے گرفتار ہوں کہ میں بعض کو بعض پر محض مصیبت اور ہوائے نفس کی وجہ سے ترجیح دیا کرتا تھا۔ [49]

ف: سادات قوم کہلوا کر شیعہ بن جانا ہمارے خیال پر غلط ہے۔ صحیح النسب سید کبھی بدمذہب نہیں ہو سکتا اگر کوئی اعلیٰ خاندان کا فرد ایسے ہوتا ہے تو نطفے کی خرابی سے جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں اسی لیئے ہم عرض کریں گے سادات سے کہ اگر آپ حضرات نے نسبی پر اگرام کو مدنظر رکھ کر سیدنا علی المرتضیٰ کو حضرات اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر فوقیت وافضیلت کا عقیدہ رکھا تو آپ حضرات کا

---

[49] لطائف السنن الکبری ج ۲ ص ۸۱

یہی حال ہو گا۔ وماعلینا الا البلاغ المبین۔

حضرت سعد کے مخالف کی زندگی برباد:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت سعد کے کوفہ کا حاکم بنایا تو حاسدان نے دربار فاروقی میں حضرت سعد کی غلط شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحقیق حال کے لیئے آدمی بھیجا وہ کوفہ کی ایک ایک مسجد میں حضرت سعد کے متعلق پوچھتا رہا مگر کسی نے کوئی شکایت نہ کہ۔ ایک مسجد میں ایک شخص نے جھوٹی گواہی سی کہ حضرت سعد ظالم ہیں فیصلہ صحیح نہیں کرتے یہ سنکر حضرت سعد کو جوش آ گیا آپ نے اس کے لیئے فرمایا:

اللھم ان کان کاذبا فاطل عمرہ وفقرہ وعرضہ الفتن۔

ترجمہ: اے اللہ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کی عمر اور فاقوں کو طویل فرما اور اے فتنوں میں ڈال ابن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہ شخص بوڑھا ہو ا اس کی پلکیں لٹک آئیں اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اس کی یہ حالت ہو گئی کہ چھوکریوں کے ساتے بازار میں چھیڑ چھاڑ کرتا پھرتا اور کہتا تھا کہ مجھے سعد کی بد دعا لگ گئی ہے۔

ف: یہ در حقیقت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا معجزہ ہے کہ ان کے لیئے فرمایا:

اللھم استجب سعد

ترجمہ: ان کی ہر دعا فوراً قبول فرما۔ اب ان کا یہ حال تھا کہ۔

لا یدعو الا استجیب

ترجمہ: ان کی ہر دعا فوراً قبول ہو جائی۔

یہاں تک کہ اخیر عمر میں کرنی چھوڑدی تھی لوگ ان سے بہت ڈرتے تھے کہ خدا کرے اس کے منہ سے خیر کا کلمہ نکلے۔افسوس ہے اس پارٹی پر جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی دعارد ہو جاتی ہے۔

بحوالہ:(گستاخوں کا برانجام۔مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور۔
باب گستاخ صحابہ۔حصہ دوم صفحہ ۲۳۹تا۲۶۸)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و الہ و صحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔

حررہ:
العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی
حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن
جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ